جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد حسن الیاس

یتیم پوتی کی وراثت

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ، عَنِ امْرَأَةٍ تَرَكَتْ ابْنَتَهَا، وَابْنَةَ ابْنِهَا، وَأُخْتَهَا؟ فَقَالَ: النِّصْفُ لِلِابْنَةِ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَقَالَ: ائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنِي، قَالَ: فَأَتَوْا ابْنَ مَسْعُودٍ[1]، فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ”لِلِابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ[2]“. فَأَتَوْا أَبَا مُوسَى، فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے وارثوں میں ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن ہو تو وراثت کی تقسیم کس طرح ہو گی؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ کل مال کا نصف بیٹی کو مل جائے گا اور دوسرا نصف

بہن کو۔ پھر فرمایا کہ ابن مسعود کے پاس جاؤ اور اُن سے بھی پوچھ لو، وہ اِس میں میری تائید ہی کریں گے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ چنانچہ لوگ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے ابو موسیٰ کی یہ راے بیان کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا: میں اِس کی تائید کروں تو گم راہی میں پڑوں گا اور کبھی راستہ نہیں پاسکوں گا، میں تو اِس معاملے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا: بیٹی کو پورے مال کا نصف ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو ثلث مکمل ہو جائیں[1]۔ اِس کے بعد جو باقی بچے گا، وہ بہن کا ہے[2]۔ لوگ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنھیں ابن مسعود کی یہ راے بتائی تو اُنھوں نے فرمایا: یہ جلیل القدر عالم جب تک تمھارے اندر موجود ہے، تم مجھ سے کوئی بات نہ پوچھا کرو۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اجتہاد جس اصول پر مبنی ہے، وہ یہ ہے کہ اولاد کی اولاد اُن کے مرنے کے بعد اپنے ماں باپ کی قائم مقام ہو جاتی اور اِسی حیثیت سے میراث کی حق دار قرار پاتی ہے۔ چنانچہ اولاد میں کوئی باقی نہ رہے تو اُن کے حصے وہی ہوں گے جو اولاد کے ہیں۔ اولاد میں صرف لڑکے یا لڑکے لڑکیاں، دونوں موجود ہوں، مگر اُن میں کچھ مورث کی زندگی میں وفات پا گئے ہوں تو اُن کی اولاد کو وہی ملے گا جو اُن کے والدین زندہ ہوتے تو بلا واسطہ اولاد کی حیثیت سے اُن کو ملتا۔ اِس کے برخلاف اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہوں اور اُن کے ساتھ اولاد کی اولاد بھی ہو تو وراثت کی تقسیم اِس طرح ہو گی:

ایک لڑکی کے ساتھ اولاد کی اولاد میں بھی صرف لڑکیاں ہوں تو لڑکی کو اُس کا حصہ دے کر دو ثلث ترکے کا باقی اولاد کی اولاد، اِن لڑکیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

لڑکی کے ساتھ اولاد کی اولاد میں لڑکے لڑکیاں، دونوں ہوں تو لڑکی کا حصہ دینے کے بعد باقی سب اولاد کی اولاد کا ہے۔ یہی معاملہ اُس صورت میں بھی ہو گا، جب مورث کی ایک کے بجاے دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں۔ چنانچہ اُن کے لیے مقرر ترکے کا دو تہائی حصہ دینے کے بعد باقی سب اولاد کی اولاد کو دیا جائے گا۔

۲۔ اِس لیے کہ بلا واسطہ یا بالواسطہ اولاد کی عدم موجودگی میں بہن بھائی ہی میت کے وارث ہوتے ہیں۔ سورۂ نساء (۴) کی آخری آیت میں قرآن نے یہ بات لوگوں کے سوالات کے جواب میں واضح کر دی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۴۲۷۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۳۷۰۔ مصنف عبد الرزاق، رقم ۱۸۴۰۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۸۴۷۹، ۳۰۴۲۴، ۳۰۴۲۹۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۲۸۷۔ مسند احمد، رقم ۳۵۶۱، ۳۹۳۵، ۴۰۵۱، ۴۲۷۵۔ سنن دارمی، رقم ۲۷۹۷۔ صحیح بخاری، رقم ۶۲۷۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۰۱۹۔ سنن ابوداؤد، رقم ۲۵۰۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۷۱۳۔ مسند بزار، رقم ۱۸۲۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۰۴۴، ۵۱۷۹۔ شرح معانی الآثار، رقم ۴۹۰۰۔ مسند شاشی، رقم ۸۴۴، ۸۴۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۱۶۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۷۴۸، ۹۷۴۹، ۹۷۵۰، ۹۷۵۱، ۹۷۵۲، ۹۷۵۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم، ۵۱۵۴، ۶۹۸۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۵۴۹۔ سنن دارمی، رقم ۳۵۹۷، ۳۵۹۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۰۳۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۳۹۶، ۱۱۴۰۲، ۱۱۴۱۳۔ السنن الصغیر، بیہقی، رقم ۱۰۳۶۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔ سنن ابوداؤد میں یہاں ’فَلِلْأُخْتِ‘ کے بجاے ’وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی حقیقی بہن۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۴۲۴ میں اِس فیصلے پر سیدنا ابو بکر کا یہ تبصرہ بھی نقل ہوا ہے:

وَهٰذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ: لِلِابْنَةِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ سَهْمٌ وَلِلْأُخْتِ سَهْمَانِ.

”یہ تقسیم کل چھ حصوں میں ہوئی ہے، جس میں سے تین بیٹی کے، ایک پوتی کا اور دو بہن کے ہیں۔“

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**.

(د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١ھ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة المكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسمٰعيل. (١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤ھ/١٩٩٤م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦ھ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠ھ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠ھ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦ھ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١ھ/١٩٩١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com